تل کی کاشت کیلئے

جدید پیداواری ٹیکنالوجی

سفارشات برائے سال 2019-20

وزیراعظم پاکستان کے زرعی ایمرجنسی پروگرام کے تحت

خیبر پختونخوا میں تیلدار فصلات کی پیداوار میں اضافہ کا قومی منصوبہ (پی ایس ڈی پی پراجیکٹ)

تل کی جدید کاشت

تل موسم خریف کی ایک اہم روغندار جنس ہے۔ جس کے بیجوں میں ۵۰ سے ۵۸ فیصد تک اعلیٰ خصوصیات کا حامل خوردنی تیل ہوتا ہے۔ اس میں تقریباً ۲۲ فیصد تک اچھی قسم کی پروٹین ہوتی ہے۔ اس کے تیل میں حیاتین بی اور ای کے علاوہ فولک ایسڈ بھی شامل ہوتا ہے۔ کھانے کے علاوہ یہ تیل مساج، مارجرین، ادویات سازی، اعلیٰ قسم کے صابن، عطریات، کاربن پیپر، ٹائپ کے ربن بنانے اور مشینری کو چکنا کرنے کے کام آتا ہے۔ تیل بیکری کی صنعت میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ مزید برآں اس کے بیج سے حاصل ہونے والی کھلی کو اگر سویابین کے بیج کے ساتھ ملا لیا جائے تو یہ دودھ دینے والے جانوروں اور انڈے دینے والی مرغیوں کے لئے ایک مفید خوراک ہے۔ چونکہ عام طور پر کسان اس فصل کو جدید پیداواری ٹیکنالوجی کے مطابق کاشت نہیں کرتے اس لئے اس کی فی ایکڑ پیداوار کم ہوتی ہے۔ خیبر پختونخوا میں تل کی پیداوار 7.07 من فی ایکڑ ہے، البتہ اگر فصل کو جدید پیداواری ٹیکنالوجی کے مطابق کاشت کیا جائے تو کسان زیادہ پیداوار حاصل کر کے اپنی آمدنی میں خاطر خواہ اضافہ کر سکتے ہیں۔ جدید پیداواری ٹیکنالوجی کے اہم اُصول درج ذیل ہیں۔

زمین کا انتخاب:

درمیانی سے بھاری میرا زمین جس میں پانی جذب کرنے اور برقرار رکھنے کی صلاحیت موجود ہو، تلوں کی کاشت کے لئے نہایت موزوں ہے۔ البتہ سیم و تھور چکنی اور پانی جذب نہ کرنے والی زمینوں پر تل کاشت کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے۔

زمین کی تیاری:

کاشت سے قبل دو تین مرتبہ ہل چلا کر اور سہاگہ دے کر زمین کو اچھی طرح تیار کر لیں تاکہ زمین بھربھری ہو جائے نیم ہموار زمین کو اچھی طرح ہموار کرنا بھی ضروری ہے۔ تاکہ کھیت میں پانی یکساں جذب ہو سکے مزید برآں فصل کے بہتر اُگاؤ کے لئے زمین میں نمی کا وافر مقدار میں ہونا ضروری ہے

وقت کاشت:

15 جولائی تا 31 جولائی

بہتر پیداوار کے حصول کے لئے تل ۸۹ اور ٹی ایس ۳ کو جولائی کے پہلے پندھرواڑے میں کاشت کریں۔ تل کی اگیتی کاشت سے بیماری اور کیڑوں کا حملہ زیادہ جبکہ پچھیتی کاشت سے پیداوار کم ہو جاتی ہے۔ زیادہ بارش والے علاقوں میں تل موسم برسات شروع ہونے سے چند دن پہلے کاشت کریں۔ نیز جن علاقوں میں مسلسل بارش کا امکان ہو وہاں وٹوں پر کاشت کر کے پانی کی نکاسی کا بہتر انتظام کریں۔

ترقی دادہ اور موزوں اقسام:

تل ملک کی ایک اہم تیل دار فصل ہونے کی وجہ سے کاشتکار بھائیوں میں کافی مقبول ہے۔ اس فصل کی ترقی کے لئے ملک کے مختلف تحقیقی اداروں نے تحقیق شروع کر رکھی ہے۔ جس کے نتیجہ میں تل کی اچھی اور زیادہ پیداوار دینے والی اقسام دریافت کی گئی ہیں۔ جن کی پیداواری صلاحیت 1000 سے 1200 کلوگرام فی ہیکٹر تک ہے۔ رجسٹرڈ اور ترقی دادہ قسام کاشت کرنی چاہئیں جو درج ذیل ہیں۔

1۔ Til - 89	2۔ TS-3
3۔ HS	4۔ S-17
5۔ P-37-40	

طریقہ کاشت:

زمین کا صحیح انتخاب تل کی کاشت کے لئے ضروری ہے۔ جب زمین کی تیاری مکمل ہو جائے تو کاشت کے لئے عام پور یا ٹریکٹر ڈرل استعمال کی جا سکتی ہے۔ بجائی قطاروں میں ہونی چاہیئے۔ قطاروں کا درمیانی فاصلہ 45 سے 60 سینٹی میٹر ہونا چاہیئے۔ چھٹہ کے طریقہ سے پیداوار اچھی نہیں ہوگی اس لئے چھٹہ کے ذریعے کاشت نہ کریں تو بہتر ہے۔

شرح بیج:

اچھی فصل کا دارومدار اچھے بیج پر ہوتا ہے۔ بیج صحت مند ہونا ضروری ہے۔ بیج ہمیشہ 85 فیصد سے زائد روئیدگی والا ہونا چاہیئے۔ تل کا بیج چونکہ چھوٹے سائز کا ہوتا ہے اس لئے کم مقدار میں

ڈالا جاتا ہے۔قطاروں میں کاشت کے لئے 5 کلوگرام فی ہیکٹر یعنی 2 کلوگرام فی ایکڑ بیج کافی ہوتا ہے جب کہ بذریعہ چھٹہ کاشت کے لئے 6 کلوگرام فی ایکڑ استعمال کرنا چاہیئے ۔

پودوں کی تعداد:

کاشتکار بھائیوں کو چاہیئے کہ دوسری اہم فصلوں کی طرح تل کی فصل کو بھی اچھی اور زرخیر زمین میں کاشت کریں اوراس کو بھی ایک اہم فصل سمجھیں۔اچھی پیداوار کے لئے ضروری ہے کہ کھیت میں پودوں کی تعداد پوری ہو۔پودوں کی تعداد 2لاکھ بیس ہزار فی ایکڑ ہونی ضروری ہے۔ایک محتاط ندازے کے مطابق اگر ایک پودے پر 50 پھلیاں موجود ہوں اور ایک پھلی میں 20عدد بیج ہوں جب کہ ایک ہزار بیج کا وزن 3 گرام ہو تو موجودہ فی ایکڑ پیداوار دوگنی ہوسکتی ہےاوراس طرح فی ایکڑ منافع بھی دوگنا ہوگا۔

پودوں کی چھدرائی:

کاشت کےتقریباًایک ہفتہ کے بعدبیج کا اگاؤ مکمل ہوجاتا ہےاوراس طرح تقریباً15 تا 20روز کے بعدقطاروں میں فالتواورکمزور پودوں کونکال دیناضروری ہےتاکہ باقی پودے صحیح خوراک حاصل کرسکیں اوران کی بڑھوتری مناسب ہو۔چھدرائی کے دوران قطاروں کے اندر پودے سے پودے کافاصلہ 10 تا15 سینٹی میٹر رکھنا چاہیئے تاکہ فی ایکڑتعداد پوری کی جاسکےاور پیداوار بھی اچھی ہوسکے۔

گوڈی اورنلائی:

گوڈی کاعمل فصل کی صحت کے لئے نہایت اہم ہے۔بارانی علاقوں میں بوجہ بارش چونکہ جڑی بوٹیاں نہایت تیزی سے بڑھتی ہیں۔اس لئے پہلی گوڈی چھدرائی کے ساتھ ہی کردینی چاہیئے ۔تاکہ پودے اپنی صحت برقراررکھ سکیں۔نہری علاقوں میں گوڈی پہلے پانی کے وترآنے پرکردینی چاہیئے اوردوسری گوڈی دوسرے پانی کے ساتھ کردیں۔دونوں صورتوں میں گوڈی ترپھالی "روڑی" سے کی جاسکتی ہے۔گوڈی بذریعہ ہل یاٹریکٹر بھی کی جاسکتی ہے۔کوشش کریں کہ پہلی گوڈی کسولہ یا کھرپی سے کریں تاکہ پودوں کانقصان نہ ہو۔

کھادوں کامناسب استعمال:

زمین کی زرخیزی قائم رکھنا اچھی پیداوار کے لئے نہایت ضروری ہے۔تل کی فصل کومنافع

بخش بنانے کے لئے کھادوں کا مناسب استعمال بہت ضروری ہے۔کھادوں کے استعمال کی تفصیل درج ذیل ہے:

وقت	مقدار(فی ایکڑ) نائٹروفاس
1-بجائی کے وقت	1-ایک بوری ڈی اے پی+ایک بوری نائٹروفاس+آدھی بوری یوریا
2-پہلی آبپاشی پر	آدھی بوری یوریا

کھادوں کا اس طرح استعمال فصل کی پیداواری صلاحیت کو مزید اجاگر کرے گا اور فی ایکڑ پیداوار بھی زیادہ ہوگی جو زیادہ منافع کا باعث ہوگی۔

آبپاشی:

پاکستان میں تل کی فصل چونکہ نہری اور بارانی علاقوں میں کامیابی کے ساتھ کاشت کی جارہی ہے۔بارانی علاقوں میں آبپاشی اگر ممکن ہو تو پھولوں کے وقت ضروری کردینی چاہیئے۔مگر نہری علاقوں میں عموماً اس فصل کو 3 سے 4 پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔اگر بارش نہ ہو تو پہلا پانی اگاؤ کے 15 سے 20 دن کے بعد لگانا ضروری ہے۔

دوسرا پانی بھی اتنے ہی وقفہ سے لگا دینا چاہیئے جب کہ پھول آنے کے وقت فصل کو پانی کی شدید ضرورت ہوتی ہے تو اس ضرورت کو تیسری آبپاشی کر کے پورا کرنا چاہیئے۔اگر ضرورت پڑے تو چوتھا پانی لگائیں ورنہ چھوڑ دیں۔

بیماریاں اور ان کا تدارک:

تل کی فصل پر بیماریوں کے حملے کا دارومدار موسمی حالات اور وقت برداشت پر ہوتا ہے۔دیر سے کاشت کی گئی فصل پر درج ذیل بیماریاں حملہ آور ہوسکتی ہیں جو کہ پیداوار میں کمی کا باعث بنتی ہیں اور ان کی وجہ سے تیل کی خوبی اور خاصیت پر بھی گہرا اثر پڑتا ہے۔اہم بیماریاں مندرجہ ذیل ہیں۔

الف: پھپھوندی اور جراثیمی جھلساؤ:

ان بیماریوں کا حملہ پھپھوندی اور مختلف جراثیم کی وجہ سے ہوتا ہے۔گرم مرطوب موسم میں پتوں پر بھورے یا سیاہ رنگ کے دھبے پڑ جاتے ہیں جو شدید حملہ کی صورت میں آپس میں مل جاتے ہیں اور اس طرح سارے پتے اور تنے جھلس جاتے ہیں۔پودا سوکھ جاتا ہے اور مر جاتا ہے، نتیجتاً پودوں کی تعداد کم ہونے کے وجہ سے پیداوار متاثر ہوتی ہے۔

ب: جڑ کا سوکھا:

یہ بیماری پودوں کی جڑوں پر حملہ آور ہوتی ہے جس کی وجہ سے پودے مرجھا جاتے ہیں اور فصل کو بہت نقصان پہنچتا ہے۔ یہ بیماری پھپھوندی کی وجہ سے پھیلتی ہے۔

تدارک:

جھلساؤ کی روک تھام کے لئے مندرجہ ذیل طریقوں پر عمل کریں۔

-1 صحت مند بیج کا استعمال کریں۔

-2 بجائی سے قبل بیج کو پھپھوندی کش دوا ضرور لگائیں۔اس کے لئے 0.3 گرام ٹاپسن ایم بیج کو لگائیں۔ یہ دوا بیج اور زمین کے ذریعے لگنے والی بیماریوں کے جراثیموں کو ختم کرتی ہے۔

-3 کھیت پر نظر رکھیں۔ بیماریوں کا حملہ شروع ہوتے ہی سرایت کرنے والی ادویات کا سپرے ضرور کریں مثلاً تھائی فینیٹ میتھائل بحساب 500 گرام فی ایکڑ پانی کی مناسب مقدار میں ملا کر 2،3 بار سپرے کریں اور ہر سپرے کے درمیان 10 سے 15 دن کا وقفہ رکھیں۔

حشرات اوران کا تدارک:

بیماریوں کی طرح حشرات کا حملہ بھی موسمی حالات پر زیادہ تر انحصار کرتا ہے۔تل کی فصل کو نقصان پہنچانے والے کیڑے درج ذیل ہیں:

-1 سفید مکھی -2 پتہ لپیٹ سنڈی -3 تل گال مکھی -4 تل ھاک ماتھ

کیڑے	زہر	مقدار
سفید مکھی White Fly	امیڈاکلوپرڈ Imidacloprid ایسیٹامیپرڈ Aceta Miprid	220تا250 ملی لیٹر فی ایکڑ
پتہ لپیٹ سنڈی	Lemda Cyhalothrin لمڈا سائلوتھرین	150تا200 ملی لیٹر فی ایکڑ
تل گال مکھی	امیڈاکلوپرڈ Imidacloprid موسپیلان Mospilan	250 ملی لیٹر فی ایکڑ
تل ھاک ماتھ	Lemda Cyhalothrin لمڈا سائلوتھرین	150تا200 ملی لیٹر فی ایکڑ

وقت برداشت:

یہ فصل تقریباً 100 یا 120 دن میں پک کر کٹائی کے لئے تیار ہو جاتی ہے۔ اگر فصل کو وقت پر برداشت نہ کیا جائے تو پھلیوں سے بیج گرنا شروع ہو جاتے ہیں۔ جس سے پیداوار پر بُرا اثر پڑتا ہے۔ جب پھلیاں اور پودا تقریباً تین چوتھائی زرد ہو جائے تو اس وقت پودوں کو کاٹ کر چھوٹے چھوٹے بنڈل بنا کر سیدھے رخ دھوپ میں ایک ہفتہ تک کھڑا کر دینا چاہیئے۔ اس کے بعد ان بنڈلوں کو ترپال پر جھاڑیں۔ دو یا تین بار یہ عمل دہرائیں تاکہ پھلیوں سے بیج مکمل طور پر نکل جائیں۔ بیج کو اچھی طرح دھوپ میں خشک کر لیں اور محفوظ مقام پر سنبھال لیں۔ اس دوران بیج میں نمی کی مقدار 10 فیصد سے زیادہ نہ ہو ورنہ کیڑا لگ جائے گا اور آئندہ کاشت کے وقت روئیدگی متاثر ہو گی۔

پیداوار:

تل کی کاشت اگر مذکورہ جدید ٹیکنالوجی کی روشنی میں کی جائے تو فی ایکڑ پیداوار 8 تا 12 من تک حاصل کی جاسکتی ہے۔ جدید طریقہ کاشت وقت کی اہم ضرورت ہے۔ جس سے ملکی خوردنی تیل کی پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ کیا جاسکتا ہے۔